© rasailojaraid.com

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

میاں جی

۱۹۶۹ء کی بات ہے۔شادی کے بعد میں ننھیال گیا تو میں نے قراقلی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔نانا جی نے کہا: ''یہ ٹوپی اتار لو اور کپڑے کی اپنی ٹوپی دی کہ یہ پہن لو۔'' میرے ماموں ڈاکٹر عبدالرحیم بیٹھے ہوئے تھے۔کہنے لگے: ''میاں جی! بعض اوقات آپ بھی عجیب بات کر جاتے ہیں۔ بچے نے شوق سے ایک چیز خریدی ہے۔آپ نے اس کا دل توڑ دیا۔آج کل تو بڑے بڑے مولوی صاحبان یہ ٹوپی پہن رہے ہیں۔'' نانا جی نے کہا: ''عبدالرحیم! میں نے تجھے منع نہیں کیا۔میں نے اس بچے کو روکا ہے۔'' انھوں نے بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ انسان اپنے سر کی آرائش کے لیے بھیڑ کے چھوٹے سے بچے کو ذبح کر دیتا ہے۔ بلکہ بچے کو جنم دینے والی بھیڑ کو ذبح کر کے اس کے پیٹ سے اس کا بچہ نکال کر اسے ذبح کر دیتا ہے اور اس کی کھال سے صرف اپنے سر کی زیبائش کے لیے ٹوپی بنا تا ہے۔یہ صریحاً ظلم ہے اور ظلم حرام ہے۔

ایک دفعہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے میں گر پڑا۔نانا جی کو پتا چلا مجھے بلایا کہنے لگے: ''تو نے چڑھتے ہوئے اللہ اکبر نہیں کہا ہوگا' اسی لیے گرے۔جب بھی اونچے جگہ پر چڑھتے ہیں تو اللہ اکبر کہتے ہیں اور جب نیچے اتر رہے ہوں تو سبحان اللہ کہتے ہیں۔اللہ کا نام لیں تو اللہ خود حفاظت کرتا ہے۔''

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میاں جی ہمارے گھر گوجرانوالہ آئے ہوئے تھے۔میں نویں کلاس کا طالب علم تھا اور بڑے بھائی صاحب (الطاف الرحمٰن) دسویں میں پڑھتے تھے۔والدہ نے خوشی سے بتایا کہ میاں جی الطاف اور حبیب' محترم صوفی عبدالحمید سواتی کے ہاں قرآنِ پاک کا ترجمہ پڑھنے جاتے ہیں۔میاں جی نے بلایا اور کہا کہ مجھے بھی سناؤ کیا پڑھتے ہو؟ ہم قرآنِ پاک لے آئے ترجمہ شروع کیا۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الم ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔یہ کتاب ہے اس میں کوئی شک نہیں۔کہنے لگے الم کا کیا مطلب ہے؟ ہم نے کہا کہ حروفِ مُقطّعات ہیں۔ان کا مطلب اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں۔ہمیں سمجھانے کے لیے کہنے لگے لکھو:

الف سے مراد اللہ ہے، ل سے جبریل اور م سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔بھیجنے والا، لانے والا اور جس پر قرآنِ پاک بھیجا گیا سب کے سب امین ہیں، سچے ہیں۔لہٰذا اس کتاب میں کوئی شک نہیں۔پھر فرمایا کہ حروفِ ابجد کے حساب سے الف کی قیمت ایک ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کی توحید ہے کہ اللہ ایک ہے تین میں سے ایک یا ایک میں سے تین نہیں، اس کے لاکھوں کروڑوں روپ نہیں، وہ وحدہ لاشریک ہے۔لام کی قیمت تیس ہے اس سے مراد قرآن پاک کے تیس پارے ہیں۔چالیس نہیں، کم یا زیادہ نہیں۔میم کی قیمت چالیس ہے اس سے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی عمر مراد ہے۔کہ چالیس سال کی عمر میں آپ کو نبوت عطا کی گئی۔مزید فرمایا کہ ایک دفعہ میں سیالکوٹ کے کسی مضافاتی گاؤں کی طرف جا رہا تھا راستے میں نماز کا وقت ہو گیا۔میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ کا مزار ہے۔اور اس سے ملحق ایک مسجد ہے۔وہیں نماز ادا کی، فاتحہ کے لیے بزرگ کے مزار پر آیا، دعائے مغفرت کی، دیکھا کہ طاق میں ایک کتاب پڑی ہے جو ان بزرگ کے نام منسوب تھی۔وہاں چند لوگ (بھنگ اور چرس کی پیداوار) بیٹھے خوش گپیاں کر رہے تھے۔میں نے اُن کی اجازت سے وہ کتاب پڑھی وہاں الم کا ترجمہ یوں لکھا تھا:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ا　مراد متہر ہے سِدّھا کھوہ پہچان　　ل　جو گھیرا گول ہے اس کو کونڈا جان
م　مروڑی بھنگ دی ایس وچ گھول پلونی　　ایہو مغز قرآن دا باقی فرع پہچان

یہ بات اُن بدبختوں کی اپنی بنائی ہوئی تھی اور اُن بزرگوں کے نام معنون کر رکھی تھی۔ میں اُن کی نظر بچا کر حاشیے پر یہ لکھ آیا:

ا　سے مراد اللہ ہے سِدّھا کھوہ پہچان　　ل　مراد جبریل ہے جو لایا قرآن
م　مراد محمد ہیں جن کی بڑی ہے شان　　ایہو مغز قرآن دا باقی فرع پہچان

ایک دفعہ میاں جی سیالکوٹ اپنے چھوٹے بھائی کے گھر آئے تھے۔ وہی اپنی درویشانہ وضع قطع، لمبی قمیص، بیٹھک میں بیٹھے اللہ اللہ میں مصروف تھے کہ چھوٹے بھائی بھاگے ہوئے آئے کہنے لگے: ”میاں جی! آپ دوسرے کمرے میں آ جائیں۔ یہاں ایک مہمان کو بٹھانا ہے۔“ میاں جی نے باہر نکلتے ہوئے دیکھا تو آنے والے مہمان اُس وقت کے گورنر سٹیٹ بینک آف پاکستان شیخ محمد ایوب تھے۔ جو میاں جی کے بھی عزیز تھے۔ میاں جی یہ دیکھ کر بھائی نے امارت کو درویشی پر ترجیح دی ہے ایک دنیاوی آفیسر کے لیے ایک مردِ قلندر کی توہین کی ہے۔ بجائے دوسرے کمرے میں جانے کے گھر سے باہر چلے آئے اور پھر دوبارہ کبھی بھائی صاحب کے گھر کا منہ نہ دیکھا کہ:

ایک نعمت بھی یہی ایک قیامت بھی یہی　　روح کا جاگنا اور آنکھ کا بینا ہونا
بے ہنر، دشمنیٔ اہل ہنر سے ' آ کر　　منہ پہ چڑھتے تو ہیں، پر جی سے اتر جاتے ہیں

اوائل عمر میں انسانی ذہن میں کئی سوال جنم لیتے ہیں، شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں۔ مجھے جب بھی کبھی ایسے سوالات سے واسطہ پڑتا تو میں میاں جی کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ میاں جی کی کچھ باتیں یہاں درج ہیں۔

☆　ہر چیز اپنے وقت پر آ موجود ہوتی ہے۔ ہاں محنت لازم ہے۔ تم لاکھ سر مارو مگر کوئی بھی چیز تمہیں نہ وقت سے پہلے ملے گی یا نصیب سے کم۔

☆　جمعہ کے خطبے کے دوران لوگ، پہلے خطبے میں ہاتھ باندھ کر بیٹھتے ہیں اور دوسرے خطبے میں ہاتھ چھوڑ کر بیٹھتے ہیں اور درمیان میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں۔ شریعت میں اس بات کا کوئی وجود نہیں۔ ہاں! خطبے کے دوران دوزانو ہو کر مؤدب بیٹھنا چاہیے۔

☆　وضو کرنے کے بعد عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ انگشتِ شہادت آسمان کی طرف کر کے کلمۂ شہادت پڑھتے ہیں۔ یہ بات کہیں ثابت نہیں۔ لوگ دیکھا دیکھی ایسا کر رہے ہیں۔ آسمان کی طرف رخ کر کے صرف کلمہ شہادت پڑھنا سنت ہے۔

☆　یار لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ جو عمرہ کر لے، اس پر حج فرض ہو جاتا ہے۔ یہ بات غلط ہے۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی کسی بات کا ثبوت نہیں ملتا۔

یہ تھے میرے نانا جی (والدہ کے ماموں) مولانا عبدالمجید پٹھان کوٹی، ایک جید عالم اور بے بدل حکیم، علامہ اقبال کے مردِ درویش، ایک مٹا ہوا انسان کہ ساری زندگی ایک کھنڈر مکان (کھولے) میں بسر کی۔ جس کا کوئی دروازہ بھی نہیں تھا۔ جتنے پیسے پاس ہوتے بچوں، مریضوں، مزدوروں میں تقسیم کر دیتے۔ انھیں خاندان کے سب لوگ پیار سے ”میاں جی“ کہتے تھے۔ اور علامہ اقبال نے شاید ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا ہے کہ:

نہ تاج و تخت میں نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

© rasailojaraid.com